نوحہ

زینبؑ کا سر کھلا ہے سجادؑ رو رہے ہیں
دربار آگیا ہے سجادؑ رو رہے ہیں

اٹھیں تو کیسے اٹھیں تپ میں پڑے ہیں مضطر
کرب و بلا کے بن میں حلقومِ شاہِ دیں پر
خنجر جو چل رہا ہے سجادؑ رو رہے ہیں

منظر لہو رلاتا ہے دشتِ کربلا کا
اک دو پہر میں ہائے گھر بنتِ مصطفیٰؐ کا
بن میں اجڑ چکا ہے سجادؑ رو رہے ہیں

ہے اور بھی اضافہ بیمار کے محن میں
اے تشنہ لب سکینہؑ جس وقت سے رسن میں
تیرا گلہ بندھا ہے سجادؑ رو رہے ہیں

کوئی نہیں ہے اپنا مجمع ہے شامیوں کا
آلِ رسولؐ ہے اور نرغہ ہے ظالموں کا
غربت کی انتہا ہے سجادؑ رو رہے ہیں

اک پل کو بھی نہیں ہے اب تو سکوں میسر
باغی سمجھ کے اہلِ شر مارتے ہیں پتھر
دشوار راستہ ہے سجادؑ رو رہے ہیں

اپنا تو دکھ نہیں ہے تیرا ہی دکھ ہے زینبؑ
بازار میں کھلے سر جانے سے تیرے زینبؑ
کچھ ایسا غم ملا ہے سجادؑ رو رہے ہیں

بابا کا جس گھڑی سے نوکِ سناں پہ سر ہے
سجادؑ کے جو دل پہ گزری کسے خبر ہے
اشکوں کا سلسلہ ہے سجادؑ رو رہے ہیں

سینے پہ سونے والی تربت میں سو گئی ہے
روتی تھی جو پدر کو خاموش ہو گئی ہے
زندان غمزدہ ہے سجادؑ رو رہے ہیں

غم سے نڈھال پایا بیمارِ کربلاؑ کو
فرشِ عزا پہ اکثر اظہارؔ غمزدہ کو
محسوس یہ ہُوا ہے سجادؑ رو رہے ہیں

شاعرِ اہلِ بیتؑ علی اظہارؔ